(باسمہٖ تعالیٰ)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تحقیق تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔

(القرآن)

گوربا چوف کے نام آیت اللہ العظمیٰ آقائے خمینی مدظلہ کا خط!

(ناشر)

ممتاز حسین جعفری بانی ممتاز المدارس نذیر آباد

(محمود رقم الہ آباد)

باسمہٖ تعالیٰ

روزنامہ جنگ لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۹ جنوری ۸۹ء
عالم اسلام کے بطل جلیل آیت اللہ العظمیٰ آقائے خمینی مدظلہ
کا پُرمغز پیغام جو کہ رُوس کے صدر گورباچوف کے نام آفاقی
آئین اور الٰہی دین اسلام میں داخل ہونے کی دعوت کے
سلسلہ میں تھا شائع کیا ہے۔

جس کی افادیت کے پیش نظر اور شیدائیان اسلام کی تسکین
قلب کے لئے آج مورخہ ۲۰ جمادی الثانی کو خاتون جنت سیدہ
کونین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کے
پُرمسرت موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ اس کو پسند فرمائیں گے۔ والسلام

ممتاز حسین جعفری بانی (ممتاز المدارس)

آپ کی اور سوویت قوم کی خوشحالی اور سعادت کی تمنا کرتے ہوئے یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے اقتدار میں آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے گویا عالمی سیاسی واقعات کے تجزیئے اور خاص طور پر روس کے مسائل کے ایسے میں آپ اپنے آپ کو تبدیلی تحقیق اور چیلنج کے ایک نئے دور میں دیکھ رہے ہیں اور جس طرح سے آپ جرأت اور بے باکی سے آفاقی حقیقتوں سے نمٹ رہے ہیں اس کے سبب اکثر و بیشتر تبدیلیاں اور دنیا کا موجودہ توازن متزلزل ہوتا ہے رہا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ چند نکات کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرا دوں۔ اگرچہ ممکن ہے کہ آپ کے نئے فیصلے اور نئے افکار جماعتی مشکلات کے حل کے لئے ناگزیر ہوں اور ساتھ ہی ساتھ آپ کے عوام کے مسائل کے حل کے لئے بھی مفید ہوں لیکن اسی طرح آپ کی جرأت مندانہ تجدید نظر اس مکتب فکر کے بارے میں جس کی فولادی دیواروں کے حصار میں دنیا کے انقلابی جوان سالہا سال قیدی رہ چکے ہیں، تعریف کے قابل ہے اور اگر اس سے آگے بڑھ کر سوچیں تو سب سے پہلا مسئلہ جو یقیناً آپ کی کامیابی کا سبب بنے گا یہ ہے کہ اپنے اسلاف کی سیاست کو جو معاشرے میں خدا اور مذہب سے دوری پر مبنی ہے اور جس نے بلاشک و شبہ روسی عوام پر کاری ضرب لگائی ہے، دوبارہ نظر غائر سے دیکھئے اور یقین رکھئے کہ عالمی مسائل سے حقیقی طور پر نمٹنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ ممکن ہے کہ آپ کے پیش رو کمیونسٹ راہنماؤں کی غلط پالیسیوں اور نادرست اقتصادی کارکردگی کی وجہ سے مغربی دنیا کا چہرہ زیادہ پرکشش

نظر آتا ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔

اگر اس مرحلے پر آپ یہ چاہیں کہ سوشلزم اور کمیونزم کے مشکل ترین مسائل کو مغربی سرمایہ داری نظام کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کریں تو نہ صرف اپنے معاشرے کی تکلیف کو دور نہیں کر سکیں گے بلکہ دوسروں کے دست نگر بنیں گے نہ کہ وہ آکر آپ کی غلطیوں کی اصلاح کریں کیونکہ اگر آج مارکسزم اور اس کے معاشرتی اور اقتصادی رویہ میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے تو مغربی دنیا بھی اسی قسم کے مسائل میں جو آپکے مسائل سے مختلف بھی ہیں الجھی ہوئی ہے۔

آپ کے ملک کا حقیقی مسئلہ ملکیت، اقتصادیا آزادی نہیں بلکہ آپ کا اصلی مسئلہ آپ کا خدا پر پختہ ایمان کا فقدان ہے۔ جس مشکل مسئلے نے مغربی دنیا کو زوال پذیر بنایا ہے۔ یا بنائے گا وہی مسئلہ اصل میں آپ کا بھی ہے اور وہ ہے بلاوجہ اور بے فائدہ عرصہ دراز سے خدا سے لڑائی مول لئے رکھنا حالانکہ وہی کائنات اور زندگی کا خالق اور وجود میں لانے والا ہے۔

جناب گورباچوف صاحب! سب جانتے ہیں کہ اب اس کے بعد کمیونزم کو دنیا کی سیاسی تاریخ کے عجائب گھر میں ڈھونڈنا پڑے گا کیونکہ مارکسزم اب تک انسان کی حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ایک مادی مکتب فکر ہے اور مادیت کے ذریعے انسانیت کو روحانی بے یقینی کے بحران سے، جو کہ مشرق و مغرب میں انسانی معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے، نجات نہیں دے سکتے۔

جناب گورباچوف صاحب! ممکن ہے کہ آپ نے بعض معاملات میں مارکسزم سے منہ نہ موڑا ہو اور اس کے بعد بھی انٹرویو اور دوسری محافل میں مارکسزم پر اپنے پختہ عقیدے کا اظہار کریں لیکن آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حقیقت کچھ اور ہے۔

چینی راہنما نے کمیونزم پر پہلا وار کیا اور دوسرا وار آپ نے کیا جو کہ بظاہر

آخری وار نظر آتا ہے۔ آج دنیا میں کمیونزم نام کی کوئی چیز نہیں لیکن خدشہ ہے کہ آپ مارکسزم کے عقائد کی دیواروں کو توڑتے وقت کہیں مغرب اور بڑے شیطان کے چنگل میں نہ پھنس جائیں۔

امید ہے آپ کو یہ فخر حاصل ہو جائے کہ کمیونزم کے ستر سالہ فرسودہ نظریات اور اس کی نشانیوں کو تاریخ اور اپنے وطن کے دامن سے دھو ڈالیں۔

آج وہ حکومتیں جو آپ کی ہم خیال ہیں اور ان کے دل اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے تڑپتے ہیں، وہ بھی ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے۔ کہ اپنے قدرتی وسائل کو کمیونزم کی کامیابی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے استعمال میں لائیں کیونکہ ان کی نئی نسلوں نے بھی اس پیر فرتوت کی ہڈیوں کے چٹخنے کی آوازیں سن لی ہیں۔

جناب گورباچوف صاحب! ستر سال کے بعد جب آپ کے ملک کی بعض جمہوریتوں کی مسجدوں سے اللہ اکبر اور اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنائی دیتی ہے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام کے پیروؤں اور معتقدین کے فرط مسرت سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ بات آپ تک پہنچا دوں تاکہ آپ ایک بار پھر دونوں مادی اور الٰہی دنیا کے نقطہ ہائے نظر سے غور و فکر کریں۔

مادہ پرست لوگ دنیا کو جاننے کے لئے حواس کو معیار گردانتے ہیں اور جس چیز کو حواس کے ذریعے محسوس نہیں کر سکتے، اپنے علم کے دائرے سے خارج سمجھتے ہیں اور زندگی یا ہستی کو مادے کے مترادف جانتے ہیں اور جس چیز میں مادہ نہ ہو اس کے وجود کے قائل ہی نہیں اسی لئے غیب کی دنیا اور خداوند تعالیٰ کے وجود اور وحی اور نبوت اور قیامت کو صرف ایک قصہ کہانی سمجھتے ہیں حالانکہ الٰہی نظریہ کائنات میں شناخت کا معیار حواس اور عقل دونوں پر مبنی ہے اور جو بات معقول ہو تو خواہ وہ محسوسات میں نہ ہو اور دکھائی نہ دے پھر بھی وہ علم کے حدود میں

ہوتی ہے۔ لہذا ہستی یا زندگی غیب اور شہادت (مشاہدات) پر مختصر ہے اور اگر کسی چیز میں مادہ نہ بھی ہو پھر بھی اس کا وجود میں ہونا ممکن ہے اور جس طرح ایک مادی شے کا ثبوت اس کے دیکھنے سے ملتا ہے اسی طرح جس چیز کی پہچان حواس خمسہ سے ہو اس کی پوری شناخت صرف عقل کے ذریعے ہوتی ہے۔ قرآن مجید مادی طرز فکر پر تنقید کرتے ہوئے اور ان لوگوں کے بارے میں جو کہتے ہیں خدا نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو نظر آتا۔ "لن نومن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃ"، فرماتا ہے "لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر" ہم قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سے جو وحی اور نبوت اور قیامت کے بارے میں ہے اس وقت صرف نظر کرتے ہیں کیونکہ آپ کے نقطہ نظر سے یہ محض بحث و استدلال کی ابتدا ہے اصولی طور پر میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو فلسفیانہ مسائل اور خاص طور پر اسلامی فلسفہ کے پیچ و خم میں الجھاؤں اس لئے صرف ایک یا دو سادہ فطری اور شعوری مثالوں پر کہ جن سے دانشمندان بھی استفادہ کر سکتے ہیں، اکتفا کرتا ہوں۔

یہ تو واضح ہے کہ مادہ اور جسم خواہ جو کچھ بھی ہو اپنے آپ سے بے خبر ہوتا ہے ایک پتھر کا بت یا انسانی مجسمہ جس حالت میں ہوتا ہے اس کا ایک رخ اپنے دوسرے رخ سے بے خبر ہوتا ہے حالانکہ انسان ہو یا حیوان وہ اپنی ہر جانب اور ہر رخ سے آگاہ ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ کس جگہ ہے اور اس کے گرد و پیش کیا ہوتا ہے اور دنیا میں کیا شور مچا ہوا ہے۔ لہذا ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور حیوان میں کچھ اور خاصیت ہے جو مادہ سے بالاتر اور ماورا ہے اور مادی دنیا سے جدا ہے اور مادہ کے مرنے سے نہیں مرتا اور باقی رہتا ہے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ جو چیز بھی ہو کامل اور سارے نقائص سے پاک ہو اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان کی یہ خواہش ہے کہ دنیا میں اقتدار کامل حاصل کرے اور اسی وجہ سے اسے کسی ایسی قوت سے جو کامل نہ ہو، دلچسپی نہیں۔

اگر انسان سارے جہان کو مسخر کر لے اور اس سے کہا جائے کہ ایک اور دنیا بھی ہے۔ تو

ذاتی طور پر وہ چاہے گا کہ اس دوسری دنیا کو بھی اپنے زیر نگین کرے۔ انسان خواہ جتنا بھی عالم ہو اگر اس سے کہا جائے کہ دنیا میں اور بھی علوم ہیں قدرتی طور پر چاہے گا ان علوم کو بھی سیکھے۔ اس لئے اقتدار کامل اور دانش کامل ہونا ضروری ہے تاکہ انسان اس میں دلچسپی لے۔ یہ صفات خداوند تعالیٰ میں ہیں۔ جس کی جانب ہم سب رجوع کرتے ہیں اگرچہ نہیں جانتے کیا کر رہے ہیں۔ انسان اصل میں کامل سچائی اور حقیقت سے آشنا ہونا چاہتا ہے تاکہ ذات الٰہی میں محو ہو جائے۔ اصولی طور پر انسانی فطرت میں زندہ جاوید ہونا یا ہمیشہ زندہ رہنا کی لگن، اس دنیا کے وجود کی علامت ہے جو ابدی ہے اور موت سے عاری ہے۔ اگر عالی جناب اس بارے میں تحقیق کرنا چاہیں تو حکم دیجیے کہ ان علوم کے ماہر، مغربی فلسفہ کے مطالعے کے علاوہ فلسفہ، مشائیہ، فارابی اور بوعلی سینا رحمتہ اللہ علیہما کی کتابوں اور تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ جو بھی علم و دانش قانون علت و معلول پر مبنی ہے وہ عقلی ہے اور صرف حواس پر مبنی نہیں ہے اور عمومی مفاہیم کا ادراک جو ہر قسم کے مباحث کی بنیاد مانے جاتے ہیں، عقلی ہوتے ہیں اور محسوساتی نہیں۔ یہ ماہرین علوم سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی "حکمت اشراق" کے بارے میں کتابوں کا بھی مطالعہ کریں اور عالی جناب کو اس کی تفصیل پیش کریں کہ ہر مادی وجود اس نور کامل کا محتاج ہوتا ہے جو نور محسوسات سے پاک ہوتا ہے اور یہ کہ انسان کا اپنی ذات اور وجود کے بارے میں جو علم ہوتا ہے وہ محسوسات یا حواس خمسہ سے بالاتر ہے اس سلسلے میں ماہر پروفیسروں سے کہئے کہ ماورائی فلسفے کو سمجھنے کے لئے صدر المتألہین (شیرازی) رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وحشرہ اللہ مع النبیین والصالحین کی کتابوں سے رجوع فرمائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ علم کی حقیقت مادے سے بالاتر ہے اور ہر قسم کی سوچ بھی مادہ سے منزہ ہے اور مادی قوانین کے تابع نہیں ہے۔

اس سے زیادہ آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا اور عارفوں کی کتابوں خصوصاً محی الدین ابن عربی کا ذکر نہیں کرتا اس لئے کہ اگر آپ چاہیں اس عظیم شخصیت کے دلائل سے آگاہ ہوں تو اپنے چند ایک دانشوروں کو جو اس قسم کے مسائل میں مہارت رکھتے ہوں قم بھیج دیجئے تاکہ چند سال کے

بعد خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے معرفت کے نازک سے نازک ترنکات اور گہرے رموز سے آگاہ ہو جائیں کیونکہ بغیر یہاں آئے یہ کام ممکن نہیں۔

جناب گورباچوف صاحب اب اس تمہید اور تفصیل کے بعد آپ سے چاہوں گا کہ اسلام کے بارے میں سنجیدگی سے تحقیق اور غور کریں۔ اس لئے نہیں کہ اسلام یا مسلمان قوموں کو آپ کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اسلام کے اعلیٰ اور آفاقی اقدار قوموں کی نجات کا وسیلہ بن سکتے ہیں اور انسانیت کی بنیادی مشکلات کی مشکل کشائی کر سکتے ہیں۔ اسلام کے سنجیدہ مطالعے سے ممکن ہے آپ کو ہمیشہ کے لئے مسئلہ افغانستان اور اسی قسم کے اور آفاقی مسائل سے نجات حاصل ہو۔ ہم دنیا کے مسلمانوں کی طرح جانتے ہیں اور ہمیشہ اپنے آپ کو ان کے مقدر اور قسمت میں شریک سمجھتے ہیں آپ نے جن بعض جمہوریتوں کو روس میں نسبتاً مذہبی رسومات کی آزادی دی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب آپ کا یہ خیال نہیں کہ مذہب معاشرے کے لئے افیون ہے۔ کیا وہ مذہب جس نے ایران کو سپر طاقتوں کے مقابلے میں چٹان کی مانند مضبوط اور استوار رکھا ہے معاشرے کے لئے افیون کا اثر رکھتا ہے یا وہ مذہب جو دنیا میں انسان کو مادی اور روحانی بندشوں سے آزاد کرنا چاہتا ہے، معاشرے کے لئے افیون ہے۔ البتہ وہ مذاہب جو کہ اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کے مادی اور اخلاقی سرمایہ اور دولت کو اجنبی طاقتوں اور سپر طاقتوں کے سپرد کرنے میں مددگار ہو اور ببانگ دہل اعلان کرے کہ دین سیاست سے جدا ہے وہ واقعی معاشرے کے لئے افیون کا اثر رکھتے ہیں لیکن ایسا مذہب ہرگز حقیقی مذہب نہیں ہے بلکہ اس قسم کا مذہب ہے جسے ہمارے لوگ امریکی مذہب کے نام سے جانتے ہیں۔

آخر میں واضح طور پر اعلان کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ ایران جو کہ عالم اسلام کا طاقتور ترین اور عظیم ترین محور ہے بڑی آسانی سے آپ کے نظام کے عقیدے کے خلا کو پر کر سکتا ہے۔ بہر حال ہمارا ملک پہلے کی طرح اچھی ہمسائیگی اور دوطرفہ تعلقات پر یقین رکھتا ہے اور ان تعلقات کا احترام کرتا ہے۔